جائے اب انسان کی بے بسی دیکھنے کے قابل ہے۔ بجلی ہوگی تو ریل بھی چلے گی، کمپیوٹر بھی کام کرے گا، الیکٹرک مشینیں بھی بھی چالو رہیں گی پانی بھی ملے گا غرض کہ انسانی روزی کی روز مرہ کی ضروریات پوری ہوتی رہیں گی لیکن اگر بجلی نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں نہ ریل چلے گا نہ کمپیوٹر کام کرے گا نہ انسان کو پانی ملے گا انسان ایک بے بس انسان ہی نظر آئے گا۔

اڑیسہ میں گذشتہ دنوں اس صدی کا سب سے خطرناک سب سے تباہ کن اور سب سے ہولناک طوفان آیا ہے جس میں ہزاروں نہیں لاکھوں انسان بے گھر ہوگئے تباہ و برباد ہوگئے انسانی جانوں کا جو نقصان ہوا ہے اس کا شمار ہی ممکن نہیں ہے ہر طرف انسانی لاشوں کے انبار ہی لگے دکھائی دے رہے تھے جسے ملبہ اٹھانے والی گاڑیوں نے بالکل اسی طرح اٹھایا جس طرح ملبہ و کوڑا کرکٹ بٹور بٹور کر اٹھاتے ہیں سیکڑوں بلکہ ہزاروں گاؤں کے نام و نشان مٹ گئے۔ جب طوفان آیا تو انسان کی بے بسی دیکھنے کے قابل تھی اس تیز رفتار کے ساتھ طوفان آیا کہ انسانوں کو بچنے کا موقع ہی نہیں ملا ہوا اس قدر شدید تھی کہ درخت اکھڑ کر کئی کئی میل دور جا کر گرے انسان ہوا میں اڑ رہے تھے اور پانی میں بہہ رہے تھے اس طرح جیسے پانی میں مری ہوئی مچھلیاں بہتی ہیں۔ جہاں خوب چہل پہل ہو رہی تھی۔ بچے عورتیں جوان بوڑھے خوب ہنس کھیل رہے تھے وہاں چشم زدن میں سب کچھ ملیا میٹ ہو گیا تباہی و بربادی کا ایسا منظر شاید ہی اس سے پہلے کہیں دیکھنے میں آیا ہو۔ تیز ہواؤں نے پیڑ پودوں کو اکھاڑ کر پھینکا ہی انسانوں کو بھی اڑا اڑا کر برباد کر دیا جانوروں کی چاروں طرف لاشیں ہی لاشیں دکھائی دے رہی تھیں چرند پرند کتے بلیاں سور لومڑیاں، بکریاں اور مرغ مرغیاں سب مرے ہوئے پڑے تھے ہر طرف قہر کا عالم تھا خداوند تعالیٰ کا اسے عذاب ہی کہیں گے کہ انسان جب یہ دعویٰ کرنے لگتا ہے کہ اس کے بس میں کائنات آگئی ہے تو اسی وقت قدرت کی طرف سے ایک ہلکی سی جھلک قہر کی صورت میں نمودار ہو کر انسان کو اس کی بے بسی کا احساس کرا دیتی ہے۔ وہ اپنے کو ایسا بے بس پاتا ہے کہ اسے توبہ ہی کرنی پڑتی ہے اپنی بڑائی پر، اس پر بھی اگر

ماڈرن دنیا کے انسان کی آنکھیں نہیں کھلتی ہیں تو پھر ہمیں یہ کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ ماڈرن دنیا کا انسان سائنسی ایجادات سے مالا مال ہونے کے باوجود کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا ہے۔ اس کی یہ ساری ہی ایجادیں اس کی صرف بے بسی ہی کا اظہار ہے۔

اڑیسہ میں ہولناک طوفان کے سلسلے میں ہمیں دوسرے پہلو کی طرف بھی نگاہ دوڑانی پڑے گی۔ ایک سال کے وقفہ میں دومرتبہ اس قدر طوفان اڑیسہ ہی میں کیوں آیا جبکہ تمام ماہرین موسمیات کی تمام معلومات اور اندازے دھرے کے دھرے رہ گئے انہیں اس کا تصور بھی نہیں تھا کہ ایسا زبردست طوفان آئے گا کہ سینکڑوں ہزاروں گاؤں کے نام ونشان تک مٹ جائیں گے۔

اسی اڑیسہ میں ایک سال پہلے ایک عیسائی پادری اور اس کے دو کمسن معصوم بیٹوں کو بغیر کسی جرم کے، ایک گاڑی میں بند کر کے زندہ جلادیا گیا اور یہ پادری وہ تھا جس نے اڑیسہ کے عوام کی بے لوث خدمت کی تھی اپنی پوری زندگی اس نے خدمت انسانی کے لئے وقف کردی تھی اپنے وطن مولود کو چھوڑ کر ہندوستان کے صوبہ اڑیسہ کے غریب ترین علاقہ میں اپنی بیوی کے ساتھ آکر اس نے سکونت اختیار کی اور پھر اڑیسہ کے لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوگیا بیماروں کی تیمارداری، ضرورت مندوں کی مدد دکھیاروں غریبوں بے کسوں کی ہر طرح دیکھ بھال ہی ان میاں بیوی کا محبوب مشغلہ بن گیا۔ ان لوگوں میں بیٹھ کر جن لوگوں کو ان کے ہم وطنوں نے نفرت وحقارت سے ٹھکرادیا جن کے پاس بیٹھتے اٹھتے ہم وطن اور ہم مذہب کتراتے تھے نفرت کرتے تھے ان کے پاس یہ عیسائی پادری اور اس کی حسین وجمیل بیوی اپنائیت کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے تھے ان کے میلے کچیلے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے نہلا دھلا کر کپڑے پہناتے انہیں پڑھاتے لکھاتے کھلاتے تھے اس طرح انہوں نے خدمت انسانی میں اپنے کو مگن کیا کہ جیسے انہیں خدا نے پیدا ہی ان کی خدمت کرنے کے لئے کیا ہے۔ ان کی فرشتہ صفت خصوصیات کی بدولت ہی اڑیسہ میں وہ جہاں بھی جاتے انسانیت کی شمع روشن ہوجاتی ۳۵ سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں ہوتا ہے انہوں نے اپنی کم عمری میں

اپنے وطن کو خیر باد کہہ کر دور دراز ہندوستان میں آکر خدمت انسانی کا جس طرح بیڑہ اٹھایا وہ خود ایک خوشگوار حیرت ناک واقعہ ہے جس پر انہیں ہندوستانی قوم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے سر کا تاج سمجھ کر ان کی قدر و منزلت کرنے میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کرتی مگر ہمیں افسوس ہے کہ ہندوستان میں ابھی کچھ سالوں سے کچھ سر پھروں کے سروں پر جو مذہبی جنون یا پاگل پن سوار ہوا ہے اس پاگل پن نے عیسائی پادری کے سارے ہی انسانیت کی خدمت پر مبنی کاموں پر پانی پھیر دیا اور ذلیل و خوار کر کے عیسائی پادری اور ان کے دو کمسن بچوں کو زندہ جلا کر مار ڈالا اور اس طرح ان مذہبی جنونیوں نے انسانیت کا خون کر دیا ہندوستان کی انسانیت، شرافت اور نیک نامی پر بدنما داغ لگا دیا۔ اور اس کے بعد ایسا شرمناک کام انجام دینے والوں کو پولس نے جب پکڑنے کے لئے اپنا جال بچھایا تو کچھ لوگوں نے اس کی مخالفت کی اور مجرموں کو بچانے کے لئے پولس کی راہ میں روڑہ اٹکایا اس سے زیادہ شرمناک بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ اڑیسہ میں حالیہ زبردست طوفان کیا قدرت کی طرف سے اسی واقعہ کی سزا تو نہیں ہے۔ یہ خیال عام لوگوں کے دل و دماغ میں گھومنے لگا ہے چنانچہ مذہبی جنونیوں کی ان شرمناک حرکات ہی کی وجہ سے اڑیسہ میں قدرت نے طوفان کے ذریعہ انتقام لیا ہے ایسی بات ہم نہیں بلکہ نئی دہلی سے شائع ہونے والے ایک مشہور و معروف ہندو اخبار ''پرتاپ'' نے اپنے ایک اداریہ میں کہی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ یہ اڑیسہ کے لوگوں پر قہر خداوندی ہے جو عیسائی پادری اور اس کے دو معصوم بچوں کو زندہ جلا کر مار ڈالنے کی پاداش میں ٹوٹا ہے۔ بہر حال جو بھی ہے یہ تباہی و بربادی اس قدر شدید ترین ہے کہ ابھی تک بیسویں صدی میں اس کی کوئی دوسری مثال نہیں ہے۔ بے شمار انسان تو مرے ہی ہیں لیکن جو انسان اس طوفان کی زد سے بچ گئے ہیں وہ مرنے والے لوگوں سے بدتر بدحال ہیں ان کے لئے نہ پانی ہے نہ روٹی اور نہ ہی زندگی جینے کا کوئی اور دوسرا سامان میسر ہے۔

دنیا بھر کی تنظیمیں اڑیسہ میں مدد کے لئے پیش پیش ہیں غیر ممالک سے اور اندرون ملک سے اڑیسہ میں طوفان زدگان کی مدد کے لئے اشیائے خورونوش بھیجا جا رہا ہے مالی امداد بھی اکٹھی کر کے

بھیجی جارہی ہیں۔ مگر اس کے باوجود متاثرین اور ضرورت مندوں تک سامان یا مالی امداد پہنچنے میں قدرتی رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ اڑیسہ حکومت کی بھی نااہلی کی خبریں اخبارات میں شائع ہورہی ہیں جسے پڑھ کر اڑیسہ کی نکمی حکومت کی نااہلیت پر دکھ افسوس ہے جب انسانوں کے گناہ اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ بنی نوع انسانیت شرمسار ہوجاتی ہے تو قدرت کا قہر طوفانوں زلزلوں خشک سالی وغیرہ وغیرہ کی صورت میں نازل ہوتا ہی ہے اور دوسری صورت قہر خداوندی کی یہ بھی ہے کہ نااہل نکمے خود غرض اور عقل ودانش سے محروم ایسے حکمرانوں کو عوام پر مسلط کردیتا ہے جوان کے لئے کسی طرح مفید ہونے کے بجائے ان کے لئے زحمت پریشانی دکھ غم مصیبت میں اضافہ کرنے کے باعث ہوں گے۔

اڑیسہ کی حکومت یہ پروپیگنڈہ کرنے میں مصروف ہے کہ اس نے طوفان سے مصیبت زدگان کی پوری پوری مدد کی ہے مگر الیکٹرک میڈیا کے دور میں جھوٹ بولنا بڑا مشکل ہے اور جو جھوٹ بولتا ہے اس کی قلعی فوراً ہی کھل جاتی ہے۔ اڑیسہ میں طوفان زدگان کے لئے مرکزی حکومت نے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے فوری طور پر کروڑوں روپیوں کی مدد کا اعلان کیا اشیائے خوردونوش کا وافر سامان سپلائی کیا دنیا بھر سے سامان بھی دوائیں بھی اور پیسہ بھی سب بھیجا گیا اندرون ملک سے کھانے کے پیکٹ تیار کر کے بھیجے گئے مگر افسوس ہے کہ مقامی حکومت کی نااہلی سے مصیبت زدگان ضرورت منداب بھی ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں اور وہ آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر قدرت سے اور مانگ رہے ہیں۔

بد کا انجام برا ہی ہوتا ہے۔ ٦/دسمبر ۱۹۹۲ء کو تمام دنیا کے الیکٹرک میڈیا کے سامنے بابری مسجد کو جس طرح مسمار کیا گیا وہ بھی بیسویں صدی کا سب سے بڑا بدترین واقعہ ہے اور اس وقت کی مقامی حکومت کے وزیر اعلیٰ کلیان سنگھ اور مرکزی حکومت کے وزیر اعظم نرسمہاراؤ کی موجودگی میں دنیا کی تاریخ کا یہ بدترین واقعہ رونما ہوا ان دونوں نے اپنی ذمہ داری کو محسوس نہ کرتے ہوئے جس طرح کی تساہلی، نااہلی اور لاپرواہی دکھائی اسے کوئی بھی آسانی سے فراموش نہیں کرے گا۔ کتابوں میں پڑھا ہے اور مذہبی مجلسوں میں بھی بارہا یہ سنا ہے کہ بد کا انجام بھی برا ہی ہوتا ہے۔ جو برا کرتا ہے خدا اس کیساتھ بھی اکثر ایسا ہی سلوک کرکے